كُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا

دستور العمل

جمعیۃ علمائے ہند

اصول اساسی و مقاصد ضوابط

منظور شدہ اجلاس مجلس مرکزیہ جمعیۃ علما ہند

(منعقدہ)

۷۔۸۔۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۷۔۲۸۔۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۹ء

بمقام مراد آباد

حسب الحکم حضرت مولانا الحافظ عبد الحلیم صاحب صدیقی ناظم جمعیۃ علما ہند

جس کو

قاضی اکرام الحق محافظ دفتر جمعیۃ علماء ہند

نے

محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

اصول اساسی
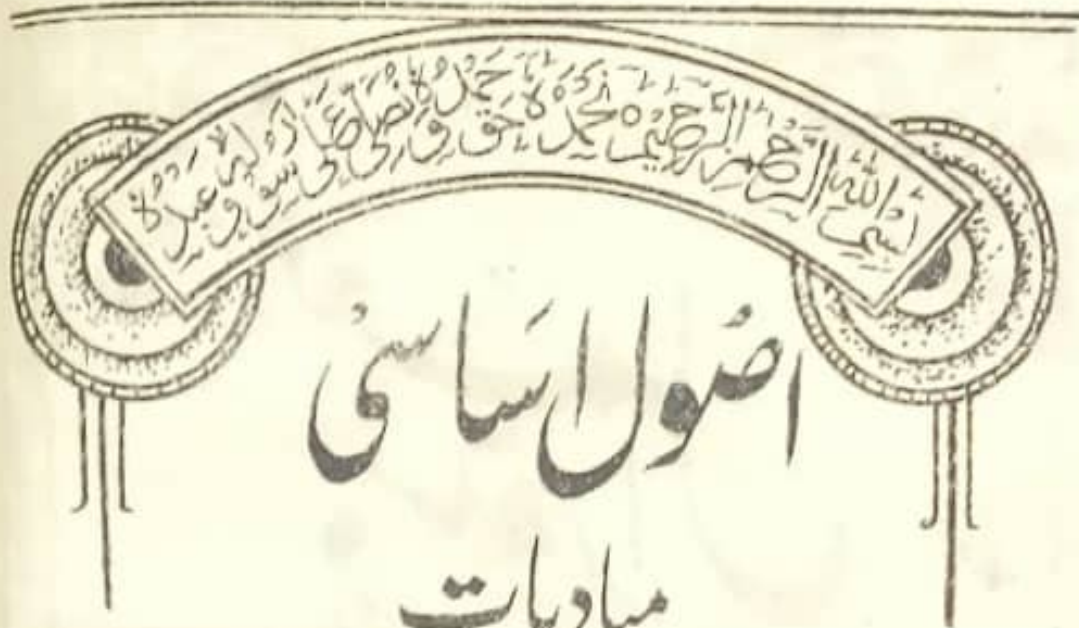
مبادیات

دفعہ (۱) اس جمعیۃ کا نام جمعیۃ علماء ہند ہوگا۔

دفعہ (۲) (الف) اس جمعیۃ کا دائرہ عمل تمام ہندوستان کو شامل ہوگا۔

(ب) اور بلحاظِ تبلیغ و اتحاد عالم اسلامی بیرونِ ہند تک وسیع ہوسکے گا

اغراض و مقاصد

دفعہ ۳۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ملت اسلامیہ کی حسب ذیل امور میں رہنمائی اور جد و جہد کرنا۔

(الف) اسلام، مرکزِ اسلام (حجاز)، جزیرۃ العرب اور شعائرِ اسلام کی حفاظت اور اسلامی قومیت کو نقصان پہنچانے والے اثرات کی مدافعت۔

(ب) مسلمانوں کے مذہبی اور وطنی حقوق اور ضروریات کی تحصیل و حفاظت۔

(ج) علماء کو ایک مرکز پر جمع کرنا۔

(د) ملت اسلامیہ کی شرعی تنظیم اور محاکم شرعیہ کا قیام۔

(ہ) شرعی نصب العین کے موافق قوم اور ملک کی کامل آزادی۔

(و) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی اصلاح اور اندرونِ ملک میں حسبِ استطاعت اسلامی تبلیغ و اشاعت۔

(ز) ممالکِ اسلامیہ و دیگر ممالک کے مسلمانوں سے اسلامی اخوت و اتحاد کے روابط کا قیام و استحکام۔

(ح) شرعی حدود کے مطابق غیر مسلم برادرانِ وطن کے ساتھ ہمدردی و اتفاق کے تعلقات کا قیام۔

نظام ترکیبی

ابتدائی ممبری

دفعہ (۴) ہر وہ عاقل و بالغ مسلمان جمعیۃ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کو مذہبی خدمت اسلامی اور وطنی سیاست سے دلچسپی ہو یا دلچسپی لینا چاہتا ہو۔ اور اسے جمعیۃ علماء کے اغراض و مقاصد سے کلیۃً اتفاق ہو۔

دفعہ (۵) ہر ابتدائی ممبر کے لئے سالانہ ۲/ فیس ممبری دے کر ممبری کے فارم پر دستخط کرنا لازمی ہوگا۔

جمعیۃ علمائے ضلع

دفعہ (۶): ہر ضلع میں ایک جمعیۃ علماء ضلع ہوگی۔ جو اس ضلع کی مجلس منتظمہ ہوگی۔ جمعیۃ ضلع کا انتخاب ابتدائی ممبران کریں گے، اور طریق انتخاب کے تعین میں وہ جمعیۃ مرکزیہ کی ہدایت کے پابند ہوں گے۔

دفعہ (۷): جمعیۃ ضلع کی مجلس منتظمہ کے ممبران کی تعداد کم از کم اکیس ہوگی۔ جمعیۃ

ضلع میں کم از کم ایک ثلث علما کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی ضلع میں علماء کی تعداد پوری نہ ہو سکے، تو اس کے لئے مرکز سے خصوصی ہدایت حاصل کی جائے۔

(تشریح) عالم سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ میں یا کسی مستند عالم دین سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل کی ہو۔ ثبوت کیلئے نقل سند یا ایسے دو مستند عالموں کی تصدیق کافی ہوگی۔ جو جمعیۃ علماء کے رکن ہوں۔

دفعہ (۸):۔ مجلس منتظمہ ضلع اپنے ممبران میں سے اپنے عہدہ داران کا انتخاب کرے گی۔ اور اپنی مجلس عاملہ بنائے گی جس میں صدر و ناظم کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کی تعداد خود مجلس منتظمہ مقرر کرے گی۔

دفعہ (۹): ۔جمعیۃ ضلع اپنے حلقۂ اثر میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کر سکتی ہے۔

دفعہ (۱۰):۔ مجلس منتظمہ کے ممبروں اور عہدہ داروں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ بے نمازی نہ ہوں اور ولایتی کپڑا نہ پہنتے ہوں۔

جمعیۃ علمائے صوبہ

دفعہ ۱۱:۔ ہر صوبہ میں ایک جمعیۃ علماء صوبہ ہوگی جس کے ممبران کی تعداد کم سے کم چالیس ہوگی اور نصف تعداد علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔ اراکین صوبہ کا انتخاب ضلع کی جمعیتیں کریں گی اور ضلع وار نمائندوں کی تعداد مرکزی مجلس عاملہ متعین کرے گی۔ اور اپنے عہدہ داران کو بھی خود منتخب کریگی۔ صدر مجلس صوبہ اور ایک ناظم کا عالم ہونا ضروری ہوگا۔

دفعہ ۱۲:۔ مجلس صوبہ اپنی سہولت کار کے لئے ایک جماعت عاملہ بنائے گی، اور اس کے ممبران کی تعداد کا تعین خود کرے گی۔

جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند

دفعہ ۱۳ :۔ تمام ہندوستان کے لئے ایک جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند ہوگی جو صوبے دار جمعیتوں سے منتخب ہو کر آئے ہوئے اراکین پر مشتمل ہوگی۔ جمعیۃ مرکزیہ میں دو تہائی علمائے کا ہونا ضروری ہے۔ صدر و ناظم کا عالم ہونا بھی لازمی ہے۔ صوبہ کی جمعیتوں کو لازم ہوگا کہ وہ مرکزی ارکان کے انتخاب میں کم از کم دو ثلث علماء کو منتخب کریں۔

دفعہ ۱۴ :۔ جمعیۃ مرکزیہ کے ارکان کی تعداد (۲۸۰) ہوگی جن میں سے (۲۵۶) ہندوستان کے مختلف صوبوں سے حسب ذیل تعداد میں منتخب ہوں گے۔ اس تعداد میں صوبہ کے صدر و ناظم عمومی کا شامل ہونا ضروری ہے۔

صوبہ دہلی ۱۵۔ صوبہ آگرہ ۳۰۔ صوبہ اودھ ۱۰۔ صوبہ اجمیر و راجپوتانہ ۱۲ صوبہ بہار ۲۵ صوبہ بمبئی و کرناٹک مہاراشٹر ۱۵۔ صوبہ گجرات و کاٹھیاواڑ، کچھ ریاستہائے متعلقہ ۱۰۔ صوبہ متوسط و برار ۶ صوبہ سندھ ۱۵ صوبہ سرحدی ۱۰ صوبہ پنجاب ۲۰ صوبہ بنگال ۲۰۔ صوبہ برما ۵۔ صوبہ بلوچستان ۲ صوبہ اڑیسہ ۵۔ صوبہ مدراس و اندھرا ۱۰۔ میسور بنگلور ۵۔ ریاستہائے ہند ۱۱۔ صوبہ آسام ۶۔

دفعہ ۱۵ :۔ جمعیۃ مرکزیہ کی تشکیل صوبہ وار منتخب شدہ ارکان کی تعداد ۸۰ تک پہنچ جانے پر ہو جائے گی۔ اور اس کو جمعیۃ مرکزیہ کے تمام اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔

دفعہ ۱۶ :۔ جمعیۃ مرکزیہ کو حق ہوگا کہ صوبہ وار منتخب اراکین کے علاوہ ۲۴ ارکان کا براہ راست انتخاب کرے۔

دفعہ (۱۷) :۔ اگر کسی صوبہ میں جمعیۃ علماء قائم نہ ہو یا قائم ہو لیکن تاریخ معینہ تک دفعہ ۱۵ کے مطابق اپنے ارکان کا انتخاب نہ کرے تو اس صوبہ کے اراکین کا انتخاب

جمعیۃ مرکزیہ کرے گی۔

دفعہ ۱۸ : تمام اراکین جمعیۃ مرکزیہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ دفعات ۴ و ۵ و ۱۰ کی تمام شرائط کو پورا کرتے ہوں۔

دفعہ ۱۹ جب تک صوبہ وار اراکین مرکزیہ کی منتخبہ تعداد اسّی تک نہ پہنچ جائے اُس وقت تک سابقہ با اختیار جماعت حسب دستور کام کرتی رہے گی۔

جمعیۃ مرکزیہ کے فرائض واختیارات

دفعہ ۲۰ : جمعیۃ مرکزیہ کے حسب ذیل اختیارات ہوں گے۔

(الف) جمعیۃ علماءِ ہند (یعنی اپنے لئے) قواعد وضوابط بنانا یا ترمیم و تنسیخ کرنا، اغراض اغراض ومقاصد کی ترمیم و تنسیخ کیلئے حاضر ارکان کی ۲/۳ اکثریت کا فیصلہ ضروری ہوگا۔

(ب) صوبہ وار جمعیتوں کے قواعد وضوابط کی منظوری دینا۔

(ج) جمعیۃ مرکزیہ کے عہدہ داروں کا باستثنائے صدر انتخاب کرنا۔

(د) جمعیۃ علماءِ ہند کی عمومیہ کے اراکین کا اجلاس منعقد کرنا

(ہ) اگر کسی وجہ سے صدر یا کسی دوسرے عہدہ دار کی جگہ خالی ہوجائے تو اس کا انتخاب کرنا۔

(و) جمعیۃ علماءِ ہند کے مقاصد سے جو امور متعلق ہوں ان پر غور کرنا، اور تجاویز منظور کرنا۔

(ح) اپنے اختیارات و فرائض کی انجام دہی کے لئے حسب ضرورت خاص خاص ماتحت جماعتیں (سب کمیٹیاں) بنانا۔

(ط) صوبہ وار جمعیتوں یا ایسی ضلع وار جمعیتوں کو جہاں صوبہ کی جمعیۃ قائم نہیں ہے جمعیۃ مرکزیہ کے ساتھ ملحق کرنا۔ یا ان کے الحاق کو منسوخ کرنا۔

(ی) جمعیۃ کے سرمایہ کی نگرانی کرنا اور میزانیہ کی منظوری دینا۔

(ک) اپنی منظور کردہ تجاویز پر عملدآمد کرانے کے لئے بوقت ضرورت اپنے اختیارات میں سے مناسب اختیارات صدر یا ناظم کو باقاعدہ قرار داد کے ذریعہ سپرد کرنا۔

(ل) براہ راست تنخواہ دار ملازمین مقرر کرنا۔ معاوضہ خدمات کی مقدار معین کرنا۔ صدر و ناظم کے مقرر کردہ اشخاص کو بحال رکھنا، یا برطرف کرنا۔ صدر و ناظم کے فیصلہ جات متعلقہ تقرر یا برطرفی ملازمین کی نگرانی کرکے انھیں بحال رکھنا یا منسوخ کرنا۔

(م) جمعیتہ عاملہ کی تجاویز کو آئندہ کے لئے منظور یا مسترد کرنا۔

(ن) عہدہ داروں کے کام یا حساب کی جانچ پڑتال کرانا۔ اور جمعیتہ کی عام نگرانی کرنا۔

(س) اپنے اغراض کی تکمیل کے لئے چندہ یا دیگر مناسب ذرائع سے سرمایہ فراہم کرنا۔

جمعیتہ عاملہ

دفعہ ۲۱: صدر جمعیتہ مرکزیہ کے ارکان میں سے ایک مختصر جماعت منتخب کرے گا جس کا نام مجلس عاملہ ہوگا مجلس عاملہ کے اعضاء کی تعداد ۲۱ ہوگی جن میں دو ثلث علماء ہوں گے صدر، دو نائبین صدر، ناظم اعلیٰ، اور دو ناظم بحیثیت عہدہ اس میں شامل ہوں گے۔ سات ارکان کی موجودگی تکمیل نصاب (کورم) کے لئے کافی ہوگی جن میں کم از کم دو غیر عہدہ داران کا موجود ہونا ضروری ہوگا۔ عاملہ کی اپنی منظور کردہ تجاویز جمعیتہ مرکزیہ کے آئندہ اجلاس تک نافذ العمل رہیں گی۔ مگر کسی حال میں اس کو جمعیتہ علماء کی جانب سے مذہبی فتویٰ دینے کا اختیار نہ ہوگا۔

(الف) مجلس عاملہ کا جلسہ حسب ضرورت گاہ بگاہ صدر یا ناظم اعلیٰ طلب کریگا اور فوری ضرورتوں کے وقت تنہا صدر یا تین اراکین مجلس عاملہ کے تحریری اتفاق رائے سے طلب کیا جا سکے گا۔

(ب) جمعیتہ عاملہ منظور شدہ میزانیہ کے علاوہ دو سو روپے ماہوار تک صرف کر سکتی ہے جس کا حساب مجلس مرکزیہ میں پیش ہوگا

(ج) مجلس عاملہ کی تجاویز آئندہ مرکزیہ کے اجلاس میں بغرض منظوری پیش کرنا ضروری ہو

جمعیۃ مرکزیہ کے عہدہ داران حسب ذیل ہونگے۔

دفعہ ۳۲: ایک صدر، دو نائبین صدر، ایک ناظم اعلیٰ، دو ناظم، ایک خازن۔

(الف) جمعیۃ مرکزیہ کے اراکین اور عہدیداران کا انتخاب سالانہ ہوا کرے گا، اگر کسی وجہ سے وقت مقررہ پر انتخاب نہ ہو تو اراکین وعہدیداران سابق تا انتخاب جدید کام کرتے رہیں گے۔

(ب) صدر و دو نائبین صدر و ناظم اعلیٰ اور ایک ناظم کا طبقہ علماء میں سے ہونا لازم ہوگا۔

دفعہ ۳۳:- صدر و نائب صدر کے اختیارات وفرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) صدر جمعیۃ کو ان حدود کے اندر جو جمعیۃ مرکزیہ نے معین کر دی ہیں خزانہ سے رقم برآمد کرنے کا اختیار ہوگا۔

(ب) جمعیۃ مرکزیہ وعاملہ کے جلسوں کی صدارت اور ان کا انتظام قائم رکھنا۔

(ج) اہم مراسلات واعلانات جاری وشائع کرنا (د) ناظمین وعمال دفتر کے کام کی نگرانی رکھنا (ہ) صدر کو اختیار ہوگا کہ اپنی عدم موجودگی میں کسی نائب صدر کو اپنے اختیارات تفویض کر دے (و) جب کہ صدر بغیر تفویض اختیارات غیر حاضر ہو جائے تو باجازت جمعیۃ عاملہ کوئی نائب صدر ان اختیارات کو استعمال کرے گا اور ان فرائض کو انجام دے گا جو صدر کیلئے مذکور ہوئے ہیں۔ اراکان مجلس عاملہ کی تحریری اجازت بھی کافی ہوگی۔

فرائض و اختیارات ناظم اعلیٰ

دفعہ ۳۴:- ناظم اعلیٰ کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے۔

(الف) مختلف شعبہ جات کو بمشورہ صدر نظماء میں تقسیم کرنا۔

(ب) دفتر کی تنظیم و ترتیب اور جمعیۃ مرکزیہ کی طرف سے تمام معمولی مراسلات علاوہ

اس مراسلت کے جو مستقلاً کسی ناظم کے سپرد کی گئی ہو۔ (ج) جمعیۃ مرکزیہ کی کارگذاری اور مجالس مرکزیہ و عاملہ کے اجلاسوں کی کارروائی کو منضبط کرنا اور اس کو رجسٹروں میں محفوظ رکھنا۔ حساب و کتاب کو صاف رکھنا (د) ماتحت ملازمین و کارکنان میں تقسیم کار، اور مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی کرنا۔ (ہ) پچیس روپے تک کے ملازم کا تقرر یا برطرف کرنا۔ لیکن اس سے زاید کے لئے صدر کی تحریری اجازت شرط ہوگی۔ (و) جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاس میں سالانہ میزانیہ پیش کر کے منظور کرانا۔ (ز) ششماہی گوشوارہ اخراجات منظوری کے لئے جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاس میں پیش کرنا۔ (ح) حاصل شدہ رقوم خزانہ میں جمع کر کے خازن سے دستخط کرانا۔ (ط) منظور شدہ میزانیہ کے مطابق مصارف روزمرّہ کیلئے سَو روپے کی رقم ناظم اعلیٰ اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے۔ اور اسی قدر اپنے دستخطوں سے خزانہ سے برآمد کرسکتا ہے اس سے زائد رقم کی برآمدگی کے لئے صدر کے دستخط ہونا بھی ضروری ہیں۔ (ی) میزانیہ کے موافق معمولی تمام اخراجات اور غیر معمولی جو سَو روپیہ سے زائد نہ ہوں اپنے اختیار سے کرنا۔ (ک) میزانیہ منظور شدہ کے اندر سَو روپے سے زائد غیر معمولی مصارف کے لئے صدر سے منظوری حاصل کرنا۔ (ل) ماتحت جمعیتوں کی نگرانی کے لئے دورہ کرنا (ن) اگر کوئی رقم میزانیہ کے علاوہ صرف کی گئی ہو یا کرنیکی ضرورت ہو۔ اس کو پیش کر کے منظور کرانا۔

ناظموں کے اختیارات و فرائض

دفعہ ۲۵ :۔ علاوہ ناظم اعلیٰ کے جو ناظم از روئے دستور منتخب کئے جائیں۔ ان کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ہر شعبہ جو کسی ناظم کے سپرد کیا گیا ہو۔ اس شعبہ میں اس کو پورے اختیارات

حاصل ہوں گے۔

(ب) ناظم اعلیٰ کی نگرانی میں اپنے اختیارات و فرائض کو انجام دینا۔

(ج) ناظم اعلیٰ کی عدم موجودگی میں اس ناظم کو جو عالم ہو ناظم اعلیٰ کے جملہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

(د) اگر چند ناظمان عالم ہوں تو ناظم اعلیٰ کو اپنے اختیارات کسی تحریری ہدایت کے ماتحت ان میں سے کسی ایک شخص کو دینا۔

خازن کے فرائض

دفعہ ۳۶: خازن کا فرض ہوگا کہ جمعیۃ علماء ہند کی تمام رقوم کا جو اس کی تحویل میں جائیں، یا واپس آئیں، مفصل حسابات ایک مستقل کتاب میں رکھیں۔

(الف) خزانہ کے حساب کی درستی اور صفائی ان کے ذمہ ہوگی۔

(ب) قواعد جمعیۃ کے مطابق صدر، یا ناظم کی تحریری یادداشت پر رقوم واپس کرے۔

(ج) ان تجاویز کو جو وقتاً فوقتاً مجلس عاملہ یا مرکزیہ میں مالیہ کے متعلق منظور ہوں پیش نظر رکھے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جلسے

دفعہ ۳۷: جمعیۃ علماء ہند کے متعلق جلسے تین قسم کے ہوں گے، (۱) مجلس عاملہ کے جلسے (۲) جمعیۃ مرکزیہ کے جلسے (۳) جمعیۃ عمومیہ کے جلسے،

دفعہ ۳۸: جمعیۃ مرکزیہ کے جلسے ششماہی منعقد ہوں گے جو مناسب تاریخوں میں

صدر یا ناظم طلب کر سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی خاص مجبوری نہ ہو۔

دفعہ ۲۹:۔ ماتحت جماعتوں کے جلسے ان جماعتوں کا صدر یا ناظم یا داعی طلب کر سکتا ہے اور جماعت عاملہ کے جلسے تنہا صدر یا ناظم یا تین ارکان جمعیۃ عاملہ کی تحریری درخواست پر طلب کئے جا سکتے ہیں اور جمعیۃ مرکزیہ کے غیر معمولی جلسے جمعیۃ عاملہ یا دس ارکان جمعیۃ مرکزیہ کی تحریری درخواست پر طلب کئے جا سکتے ہیں۔

دفعہ ۳۰:۔ جمعیۃ عمومیہ کا اجلاس سالانہ منعقد ہوا کرے گا۔ اس میں ارکان جمعیۃ مرکزیہ اور ارکان جمعیۃ صوبہ شامل ہوں گے جس صوبہ میں جمعیۃ صوبہ قائم نہ ہو وہاں اضلاع کی ملحقہ جمعیتوں کو حق نمائندگی مع تعین تعداد مرکزی جمعیۃ عاملہ دیگی۔ لیکن ان کو سند رکنیت دکھانا ضروری ہوگا۔

دفعہ ۳۱:۔ جمعیۃ عمومیہ کے اجلاس کا کورم ۵۰ ہوگا۔

دفعہ ۳۲:۔ جمعیۃ عمومیہ کے اجلاس کے لئے انتخاب مضامین جمعیۃ مرکزیہ کرے گی سہولت کار کے لئے جمعیۃ عاملہ کو تجاویز مرتب کر کے مجلس انتخاب مضامین میں پیش کرنے کا حق ہوگا۔

دفعہ ۳۳:۔ تمام ملتوی شدہ جلسوں کے لئے نصاب کی تکمیل ضروری ہوگی بشرطیکہ دونوں جلسوں کی باقاعدہ اطلاع ارکان کے نام دفتر سے جاری ہوئی ہو۔ اور جب کہ کوئی جلسہ تکمیل نصاب کے بعد شروع ہو گیا ہو تو اثنار نشست میں یا التوا کے بعد اس جلسہ کی آئندہ نشستوں میں نصاب سے کم ہو جانا مضر نہ ہوگا۔ جلسہ کی تعداد نشستوں کی اطلاع کے لئے صدر کا اعلان کافی ہوگا۔

دفعہ ۳۴:۔ جمعیۃ عمومیہ کے اراکین کو تجاویز پاس کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن

مذہبی مباحث میں صرف علما کی رائے معتبر ہوگی۔

دفعہ ۳۵ :۔ جمعیۃ عمومیہ کے اراکین کا غیر معمولی جلسہ بھی طلب کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ مرکزی جمعیۃ عاملہ اس کے انعقاد کو ضروری سمجھے۔ یا جمعیۃ مرکزیہ کے ۲۵ ارکان کی تحریری درخواست کے ذریعہ اس کا مطالبہ کیا جائے۔ اس دوسری صورت میں تاریخ وصولی درخواست سے دو ماہ کے اندر جلسہ طلب کرنا ضروری ہوگا۔

دفعہ ۳۶ :۔ مرکزی جمعیۃ عاملہ کو صوبہ وار انتخابات کے متعلق بے قاعدگی کی شکایت کی سماعت اور فیصلہ اور جدید انتخاب کا مقابلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ ۳۷ :۔ جمعیۃ عمومیہ کو حق ہوگا کہ جمعیۃ مرکزیہ کی منظور شدہ تجاویز کو آئندہ کے لئے مسترد کر دے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے اراکین موجودہ کے دو ثلث کا اتفاق رائے ضروری ہے۔

دفعہ ۳۸ :۔ تمام اجلاسوں میں بجز ان مستثنیٰ صورتوں کے جن میں کثرت رائے کو کسی زائد قید سے مقید کیا گیا ہو۔ زیر بحث امور کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

دفعہ ۳۹ :۔ ضروری حالات میں ارکان جمعیۃ عاملہ و مرکزیہ کی رائے تحریری دفتر سے طلب کی جا سکتی ہے۔

دفعہ ۴۰ :۔ جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاسوں کی اطلاع کے ساتھ مضامین زیر بحث کے اجمالی عنوانات (ایجنڈا) بھیجنے ضروری ہوں گے۔

دفعہ ۴۱ :۔ ضروری حالات کے سوا عام طور پر تاریخ انعقاد سے اجلاس جمعیۃ مرکزیہ کے لئے دو ہفتہ اور اجلاس جمعیۃ عمومیہ کے لئے ایک ماہ پیشتر اطلاعات و اعلانات جاری کرنا لازم ہوگا۔

دفعہ ۴۲:- تبدیل مرکز، انتخاب عہدہ داران، قواعد کی منظوری یا ترمیم و تنسیخ کی کارروائی اسی جلسہ میں ہو سکے گی جس کے ایجنڈا میں اس کی تصریح کر دی گئی ہو۔ اور جلسہ کی اطلاع تاریخ انعقاد سے مقررہ مدت پیشتر جاری کی گئی ہو۔

دفعہ ۴۳:- اجلاس میں مضامین مندرجہ ایجنڈا کی باہمی ترتیب قائم رکھنی ضروری نہ ہوگی۔ بلکہ صدر کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے گا۔

دفعہ ۴۴:- مضامین غیر مندرجہ ایجنڈا صدر کی اجازت سے پیش ہو سکیں گے۔

دفعہ ۴۵:- جمعیۃ مرکزیہ اور جمعیۃ صوبہ کے ایک مرتبہ قائم ہو جانے کے بعد جن صوبوں یا اضلاع میں نئی جمعیتیں قائم ہوں۔ ان کے لئے لازم ہوگا۔ کہ اضلاع صوبوں سے اور صوبے مرکزیہ سے اپنا الحاق کرالیں۔ ایسے اضلاع کی جمعیتیں جن کے یہاں صوبہ کی جمعیۃ علماء نہ قائم ہوئی ہو۔ ان کے واسطے لازم ہوگا۔ کہ اپنا الحاق مرکزیہ سے کرالیں۔

دفعہ ۴۶:- جس صوبہ کے متعلق جمعیۃ قائم نہ ہوئی ہو۔ یا اس صوبہ میں کوئی ضلع نہ ہو۔ تو صوبہ کی جمعیت اپنے لئے براہ راست ارکان بنا سکتی ہے۔ اور انھیں میں سے مرکزیہ کے واسطے ارکان منتخب کر سکتی ہے۔

دفعہ ۴۷:- جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاس میں تمام مضامین بحث کے واسطے پیش کئے جائیں گے۔ اور تمام ارکان کو مصالح اور مضار کے لحاظ سے اظہار خیال کا حق ہوگا مگر مذہبی مسائل میں صرف ان ارکان کی رائے معتبر ہوگی جو عالم ہوں۔

دفعہ ۴۸:- جمعیۃ مرکزیہ کے تمام ارکان کو فیس رکنیت دو روپیہ اور صوبہ کے ارکان کو ایک روپیہ سالانہ فیس رکنیت اور ضلع کے ارکان کو آٹھ آنہ سالانہ فیس ادا کرنا لازم ہوگا۔ در صورت عدم ادائے گی فیس رکنیت حق رائے دہی حاصل نہ ہوگا۔

فیس ممبری دو آنہ سالانہ اس کے علاوہ ہوگی۔

دفعہ ۴۹ :۔ تمام اضلاع کو لازم ہوگا کہ وہ ۱۵ نومبر تک ابتدائی ممبر بنائیں اور نومبر کے آخر تک فہرست مکمل کرکے ماہ نومبر کی کسی تاریخ میں ضلع کی جمعیۃ اور صوبہ کے ارکان کو منتخب کریں صوبہ کی جمعیۃ علماء کے ارکان جو اضلاع سے منتخب ہوکر آئیں ان کو لازم ہوگا کہ صوبہ کی جمعیۃ علماء کے ارکان وعہدیداران کا انتخاب اور جمعیۃ مرکزیہ کے ارکان کا انتخاب جنوری میں کرکے مرکز کو اطلاع کردیں مرکزی جمعیۃ عاملہ کو لازم ہوگا کہ وہ مارچ کی کسی تاریخ میں اجلاس عمومی کا اعلان کرے اور اسی میں عہدیداران کا اور ان ارکان کا جن کو انتخاب کرنے کا مرکزیہ کو حق ہے۔ انتخاب کرلیں ان تاریخوں کے تبدیل یا توسیع کا بوقت ضرورت مرکزی جمعیۃ عاملہ کو حق ہوگا۔

دفعہ ۵۰ :۔ جمعیۃ صوبہ ارکان مرکزی کے انتخاب کے وقت ہی صدر مرکزیہ کا کا انتخاب کرے گی اور صوبوں کی کثرت سے صدر منتخب ہوگا اور بصورت مساوات مرکزی مجلس عاملہ کو ترجیح کا حق ہوگا۔

دفعہ ۵۱ :۔ جمعیۃ علماء کی آئندہ صدارت کے لئے مرکزی جمعیۃ عاملہ ماہ نومبر میں ان ناموں کا اعلان کردے گی۔ جو مختلف صوبوں کے صدر و ناظم کی طرف سے موصول ہوں گے اسے یہ بھی حق ہوگا۔ کہ اپنی طرف سے بھی کسی نام کا اضافہ کردے اور اگر کوئی نام موصول نہ ہو تو اپنی طرف سے چند ناموں کے اعلان کا اسے حق ہوگا۔

دفعہ ۵۲ :۔ جمعیۃ عمومیہ کا جو صدر منتخب ہوگا۔ وہ آئندہ اجلاس تک مستقل صدر جمعیۃ رہے گا۔

دفعہ ۵۳ :۔ اضلاع صوبوں اور مرکز کے انتخابات اور اس کی متعلقہ ضروریات کے

انضرام کے لئے مرکزی جمعیۃ عاملہ قواعد بنائے گی۔

مالی نظام

دفعہ ۵۴:۔ ضلع، صوبہ، مرکز کی جمعیتیں اپنا اپنا سالانہ میزانیہ (بجٹ) خود منظور کریں گی۔ لیکن ضروری ہوگا کہ بعد منظوری اضلاع صوبہ میں اور صوبجات مرکز میں بجٹ کی صحیح نقل اطلاع کے لئے بھیجا دیں۔

دفعہ ۵۵:۔ جمعیۃ ضلع ہر قسم کی آمدنی بجز ان عطایا کے جو کسی معین کام کیلئے دیئے گئے ہوں، اکا ایک ثلث جمعیۃ صوبہ کو بھیجدے اور جمعیۃ صوبہ اپنی کل آمدنی کا اسی طرح ایک ثلث دفتر جمعیۃ مرکزیہ میں بھیجدے۔ ماتحت جمعیتوں کو لازم ہوگا کہ آمد وخرچ کا سالانہ گوشوارہ رقم کے ساتھ صدر دفتر میں بھیجدے۔

دفعہ ۵۶:۔ خاص خاص حالات وضروریات کی بنا پر ضلع کی جمعیۃ صوبہ کی اجازت سے اور صوبہ کی جمعیت مرکزی جمعیت کی اجازت سے دو ثلث آمدنی سے ایک معین مقدار میں زائد رقم رکھ سکتی ہے۔

دفعہ ۵۷:۔ خاص ضرورت کے مواقع میں ضلع کی جمعیۃ صوبہ سے اور صوبہ کی جمعیۃ مرکز یہ سے بقدر ضرورت کسی رقم کا مطالبہ کر سکے گی اور صوبہ یا مرکز کو امدادی رقم دینا ضروری ہوگا۔ **دفعہ ۵۸**: جمعیتوں کا سرمایہ خزانۂ جمعیۃ کے نام سے موسوم ہوگا۔ اور جمعیۃ کے تمام اخراجات اسی سرمایہ سے کئے جائیں گے۔ **دفعہ ۵۹**:۔ ہر قسم کی رقم اور عطیہ کی رسید دفتر جمعیۃ سے دی جائے گی جس پر ناظم کے دستخط اور جمعیۃ کی مہر ہوگی۔

دفعہ ۶۰:۔ جمعیۃ کا سرمایہ خازن جمعیۃ کی تحویل میں رہے گا اور اس کا حساب دفتر جمعیۃ میں رکھا جائے گا۔

متفرق قواعد

دفعہ ۶۱:۔ اضلاع اور صوبجات کی جمعیتوں کے املاک غیر منقولہ جمعیۃ مرکزیہ کی ملکیت ہوں گے۔ اور ضلع و صوبہ کی جمعیتوں کو بغیر مرکزی جمعیۃ کی تحریری اجازت کے ان کے تحویل و انتقال کا حق نہ ہوگا۔ **دفعہ ۶۲**:۔ جمعیۃ مرکزیہ کو اپنے اجلاس میں ان شکایات کے سننے کا اختیار ہوگا جو کسی رکن جمعیۃ مرکزیہ کی جانب سے کسی دوسرے رکن جمعیۃ کے متعلق پیش کی گئی ہوں اور اس جلسہ کے ایجنڈے میں ان کی تشریح ان الفاظ سے کی گئی ہو "شکایت متعلق فلاں یا شکایت متعلقہ رکن جمعیۃ مرکزیہ" اور حسب ذیل حالات میں اس کو ایسے رکن کے معزول کرنے کا اختیار ہوگا۔ (۱) قوانین جمعیۃ کی ایسی خلاف ورزی کی گئی ہو جس سے مقاصد جمعیۃ کو ضرر پہونچتا ہو۔ (۲) متواتر تین معمولی جلسوں میں بغیر کسی مجبوری کے بلا اطلاع غیر حاضر رہا ہو۔ **دفعہ ۶۳**:۔ جمعیۃ مرکزیہ کو کسی عہدیدار کی شکایت اپنے ایسے اجلاس میں سننے کا اختیار ہوگا جس کے لئے ایجنڈے میں شکایت کرنیوالے ممبران اور جن کی شکایت ہے۔ ان کے ناموں کی تصریح کی گئی ہو جمعیۃ مرکزیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ شکایات کی تحقیقات اور عہدیداران سے جواب مانگنے کے بعد معاملے کا فیصلہ کرے مگر عہدیداران کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کے لئے موجودہ ارکان مرکزیہ کے دو ثلث کا اتفاق اس کارروائی کیلئے ضروری ہے۔ **دفعہ ۶۴**:۔ دونوں دفعات بالا کے سلسلہ میں جس شخص کے متعلق شکایت ہے۔ وہ غور اور بحث کے وقت جلسہ میں شریک ہو سکے گا۔ اِلّا یہ کہ اس کو جواب دینے کیلئے بلایا گیا ہو۔ **دفعہ ۶۵**:۔ جمعیۃ علماء ہند کا صدر دفتر دہلی میں رہیگا۔ لیکن بوقت ضرورت جمعیۃ مرکزیہ کی دو ثلث کثرت رائے سے کسی مناسب مقام میں تبدیل ہو سکے گا۔ **دفعہ ۶۶**۔ جمعیۃ علماء ایسی مقامی مجالس کو جن کے مقاصد جمعیۃ علماء کے مقاصد کے خلاف نہ ہوں اور ان کی سرگرمیاں جمعیۃ پر منافیانہ اثر ڈالنے والی نہ ہوں۔ ان کے مقصد کی تائید کیلئے اپنے ساتھ الحاق کر سکتی ہے۔

(مولانا) عبد الحلیم صدیقی ناظم جمعیت علماء ہند

صفر المظفر ۔ مارچ ۴۳